Lesson 5: Al-A'araaf (Ayaat 85 - 102): Day 20

سُوْرَةُ الْأَعْرَاف کی تفسیر

اَب اس قوم کی کچھ اور وضاحت؛

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور ہر رستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتے اور راہ خدا سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہو اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو خدا نے تم کو جماعت کثیر کر دیا اور دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا (٨٦)

یہ لوگ راہزن اور لٹیرے تھے۔ تجارتی قافلوں کو ڈرا دھمکا کر بھتہ وصول کرتے تھے۔ اس کام سے منع کیا جا رہا ہے۔ ایک بات نوٹ کریں کہ جب ایک مالی خرابی پیدا ہوتی ہے تو دوسری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہیں شراب ہو گی تو لاٹری بھی رکھی ہو گی۔ کہیں سود بھی ہو گا اور یا پھر کوئی اور گھپلے ہونگے۔ یعنی ایک کے بعد دوسری خرابی آ جاتی ہے۔

مال کی ایک صفت ہے کہ یہ جتنا زیادہ ہو گا اُتنی ہی اس کی ہوس بڑھے گی۔ انسان لالچ میں اپنے مال سے لطف اندوز ہو یا نہیں لیکن جمع کرنے کی فکر پڑی رہتی ہے۔

حرام کام اور گناہ اپنے ساتھ مزید گناہ لے کر آتا ہے۔ یہ مسلمان تھے لیکن اپنی حرکتوں سے دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرتے تھے۔

آپ دیکھیں کہ جب مسلمان ہیرا پھیری کرے گا، فراڈ کرے گا۔ بد تمیزی کرے گا، جھوٹ بولے گا تو دوسروں کو ہم اسلام پر آنے سے روکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جب ہم قرآن کلاس میں آتے ہیں۔ اللہ کے دین سے جڑ جاتے ہیں اور پھر بھی اخلاقی برائی کریں۔ بُرے اخلاق ظاہر کریں، غیبت کریں تو دوسرے لوگ کیا سوچتے ہیں؟ کہ کیا فائدہ جانے کا؟

ہم اپنے عمل اور رویے سے ظاہر کریں کہ مسلمان بہترین قوم ہیں۔ قرآن سے جڑنے والا، اللہ کے دین پر آنے والا ایسا انسان ہوتا ہے جو سنتوں پر عمل کرتا ہے اور ایک بہترین انسان ہوتا ہے۔ (ہمیں کوشش تو ضرور کرنی چاہئیے)۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ جب سچا دین آئے گا تو معاشرے کی برائی پر تنقید ہوگی۔ یہ نبی کے دین پر عمل کرنے سے روکتے ہیں کیونکہ اِن کو پتا تھا اگر نبی کی بات مان لی تو برائی چھوڑنی پڑے گی۔ یعنی نہ کوئی نبی کی بات سنے نہ کوئی مانے۔ یہ نبی کی جگہ پر جانے سے روکتے تھے۔

تم اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ گنتی میں، قوت میں تم کچھ نہ تھے، بہت ہی کم تھے۔ اس نے اپنی مہربانی سے تمہاری تعداد بڑھادی اور تمہیں زور آور کر دیا۔ رب کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرو۔

مفسرین کہتے ہیں کہ ہر وہ بندہ جو کروڑپتی ہے وہ وقت یاد کرے جب غریب تھے۔ یعنی کئی کاروباری کہتے ہیں کہ اگر ہم حرام نہ بیچیں تو گزارہ نہیں ہوتا۔ کہ جیسے اللہ نے تمہیں پہلے دیا ہے آگے بھی مزید دے گا۔

ایک معنی یہ بھی ہے کہ جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں وہ شروع میں کم ہوتے ہیں پھر اور لوگ بھی اُن کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

فساد کرنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔یعنی جو دُنیا میں غلط کام کرتے ہیں۔اور دوسروں کو بھی تنگ کرتے ہیں۔اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ جب لوگ جہاز میں الیکٹرونکس استعمال کریں تو جہاز کے اپنے آلات میں Disorder پیدا ہو سکتا ہے۔کیونکہ ایک چیز کی Rays دوسری چیز میں دخل اندازی کرتی ہیں۔

دھوکے اور فراڈ سے منع کیا گیا ہے۔اپنے آپ کو منظم کرو۔اسلام کو بدنام نہ کرو۔

نبی کی بہترین اور واضح ہدایت پر انہوں نے فساد برپا کر دیا۔

وَاِنۡ كَانَ طَآٮِٕفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَطَآٮِٕفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ بَيۡنَنَا‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۷﴾

اور اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ہے تو صبر کیے رہو یہاں تک کہ خدا ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (۸۷)

نبی کی بے نیازی دیکھیں۔کہتے ہیں کہ میں تو اللہ کا پیغام دے رہا ہوں۔اگر مان لوگے تو کامیاب ہو گے۔اللہ کو راضی کر لو گے۔میں تمہاری خوشی کے لئے اللہ کا پیغام نہیں بدلوں گا۔

عمل کو نقطہ: دین کا سچا داعی اللہ کے پیغام کو عام کرتا ہے۔لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

ہر سچی دعوت کے جواب میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو سُن کر کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا، اب عمل شروع کرتے ہیں۔ اَب کیا کریں۔ دوسرے وہ لوگ جو کہتے ہیں سن لیا لیکن عمل کیسے ہو گا؟ ہمارے دلائل بھی سُن لیں کہ آج کے دَور میں اللہ کے حکم پر عمل نہیں ہو سکتا وغیرہ۔

انسان اللہ کے پیغام اور بات نہ بدلے، چاہے لوگ کم ہوں یا زیادہ۔ بات سچی کرے۔

ایک محترم اُستاد نے کہا کہ جب لوگ قرآن وسنّت پڑھنے لگتے ہیں۔ تو تجوید، گرائمر، لفظی ترجمہ یاد کر لیتے ہیں۔ قرآن کی کلاس میں بیٹھ کر انسان کو لگتا ہے کہ میری بات ہو رہی ہے۔ قرآن مجھ سے مخاطب ہے۔ اللہ کا کلام میرے لئے ہے۔ جو لوگ یہ بات سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اللہ کا کلام میرے لئے ہے مجھے اس پر عمل کرنا ہے۔ وہ پھر قران کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ وہ اس کو اپنی روح کے لئے دوائی سمجھ کر کھاتا ہے تو روح صحت مند رہتی ہے۔

آپ یہ دیکھیں کہ شعیبؑ کی باتیں سُن کر یوں لگتا ہے ہم سے بات ہو رہی ہے۔

آج خاص طور پر ہمارے ملکوں کے مسلمان کیوں بدنام ہیں؟ کیونکہ دھوکے اور فراڈ کرتے ہیں۔

عمل کا نقطہ: اگر کبھی آپ کو لگے کہ یہ کہنے والا مجھے بات سُنا رہا ہے یا میرے اوپر تنقید کر رہا ہے تو کہنے والے کو بیچ میں سے نکال دیں۔ صرف اس بات پر غور کریں کہ کلام کس کا ہے؟ اگر تو بات میری ہو رہی ہے تو میں اپنی اصلاح کر لوں اور اگر میری نہیں تو فکر نہ کروں۔ یہ بات آپ کو سکون دے گی۔

'فَاصۡبِرُوۡا' یعنی تم اپنے گناہ پر صبر کرو ہم تمہارے انجام پر صبر کرتے ہیں۔ یہ کونسا صبر ہے؟ صبر ہر حال میں اچھا نہیں ہوتا۔ صبر حالات اور مواقع کے لحاظ سے رنگ بدلتا ہے۔

اس صبر میں دھمکی ہے۔ کہ جاؤ پھر اپنے غلط کام کر جمے رہو۔

'وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ' اگر ہمیں اس بات پر یقین آجائے تو ہم کبھی انسانوں کی شخصیت سے متاثر نہ ہوں۔ کبھی انسانوں سے نہ ڈریں۔

آپ یہ دیکھیں کہ جہاں چوٹ ہوتی ہے وہی جگہ دَرد کرتی ہے۔ اور جس میں وہ برائی ہوتی ہے اُن کو اصلاح کی بات بہت بری لگتی ہے۔ جو انسان خود ٹھیک ہو وہ بھی ایسی بات سُن کر تڑپتا ہے کیونکہ اُس کے اندر دوسروں کے لئے خیر خواہی ہوتی ہے کہ اللہ کرے یہ سمجھ لیں۔ اگر نہ سمجھیں تو پھر انسان اپنے معاملات اللہ کے حوالے کر دے، صبر کر لے کہ وہ بہترین فیصلہ کرے گا۔

شعیبؑ کی بات کس کو بری لگی؟

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۚ﴿۸۸﴾

(تو) ان کی قوم میں جو لوگ سردار اور بڑے آدمی تھے، وہ کہنے لگے کہ شعیب! (یا تو) ہم تم کو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کو اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ یا تم ہمارے مذہب میں آجاؤ۔ انہوں نے کہا خواہ ہم (تمہارے دین سے) بیزار ہی ہوں (تو بھی؟) (۸۸)

اب ایک بندہ تو جو کماتا ہے کھالیتا ہے وہ تو بے فکر ہو کر بیٹھا رہے گا۔ لیکن جو بڑے بڑے دھوکے کرتے ہیں۔ سود اور حرام کام کرتا ہے۔ اُن کو اللہ کے حکم پسند نہیں آئینگے۔ تو یہ سودی کام کرنے والے امیر گرپ اور کمپنیاں اسلام کے احکام سُننا ہی نہیں چاہتے۔

وہ کہتے ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھ یہ جو چند لوگ ایمان لے آئے ہیں ہمتم سب کو اپنے شہر سے نکال دینگے۔ یا پھر یہ کہ تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ۔ ہمارے طریقوں پر آ جاؤ۔ ہماری ہاں میں ہاں ملاؤ۔ ہمارے ساتھ Compromise کر لو۔ کہہ دو کہ آج کے دور میں سود پر ایک گھر لینا ٹھیک ہے۔

شعیبؑ نے کیا جواب دیا؟

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

اگر ہم اس کے بعد کہ خدا ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تو بے شک ہم نے خدا پر جھوٹ افتراء باندھا۔ اور ہمیں شایاں نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو (ہم مجبور ہیں)۔ ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہمارا خدا ہی پر بھروسہ ہے۔ اے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (۸۹)

شعیبؑ نے فرمایا کہ اگر ہم Peer Pressure میں آ جائیں تمہاری بات مان لیں تو ہم اللہ پر جھوٹ باندھنے والے ہو جائینگے۔ (نعوذ باللہ)۔ اگر ہم لوگوں کی باتوں میں آ کر، خاندان کی وجہ سے مجبور ہو کر یا کسی دوسرے کو راضی کرنے کے لئے اللہ کو ناراض کریں تو ہم نقصان اُٹھانے والے ہونگے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔

یہ آیت بندۂ مومن کی سوچ ہے۔ وہ نہ اپنے آپ پر بھروسہ کرتا ہے، نہ اپنی عقل کو کافی سمجھتا ہے، نہ اپنے خاندان اور دوست احباب کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے۔ اُس کا یہ یقین ہے کہ میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔ سچا ایمان جرأت دیتا ہے۔

ہماری عقل ہمیں گمراہ کر سکتی ہے۔ ہمارے اعضاء ہمیں دھوکہ دے سکتے ہیں۔ یہ صرف اللہ کی ذات ہے جو ہمارے لئے ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے۔

ہاں اگر اللہ چاہے، یعنی ہو گا وہی جو اللہ چاہے گا۔ جو فیصلہ میرا ربّ میرے لئے کر دے گا۔ شعیبؑ نے یہ فرمایا اور یہی انداز آپ کو سورۃ یوسف میں یعقوبؑ کا نظر آئے گا۔ یعنی اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا نظر لگ جاتی ہے لیکن ہو گا وہی جو اللہ چاہے گا۔

خیال فرمایئے کہ اس جواب میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے ایمان داروں کو مرتد ہونے سے کس طرح دھمکایا ہے؟ لیکن چونکہ انسان کمزور ہے۔ نہ معلوم کس کا دل کیسا ہے اور آگے چل کر کیا ظاہر ہونے والا ہے؟ اس لیے فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ سب کچھ ہے۔ اگر وہی کسی کے خیالات الٹ دے تو میرا زور نہیں۔ ہر چیز کے آغاز، انجام کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

ہمارا توکل اور بھروسہ اپنے تمام کاموں میں صرف اسی کی ذات پاک پر ہے۔ اے اللہ! تو ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ فرما۔ ہماری مدد فرما۔ تو سب حاکموں کا حاکم ہے، سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، عادل ہے، ظالم نہیں۔

اللہ کے نبیؐ کی روایت کا خلاصہ ہے کہ آپ اپنی بہترین کوشش کریں۔ بہترین انتظام کریں اور پھر نتائج اللہ پر ڈال دیں۔ اللہ پر بھروسہ کریں۔

"اے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے(۸۹) " پھر وہ آخر میں دعا کرتے ہیں۔یعنی ہمیں جیل میں ڈال دیں یا ہم پر ظلم کریں تو ہمارے رَبّ آپ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیں۔بستی کو چھوڑنا منظور کر لیا لیکن ایمان کو چھوڑنا قبول نہ کیا۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اُس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا(حلاوۃ الایمان / مٹھاس چکھ لی)۔ جس نے تین باتیں کیں۔۔۔۔۔۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف جانا ایسے سمجھے جیسا آگ میں گِرنا۔

ہم کتنی نیکیاں شروع کرتے ہیں۔پھر نہیں کرتے۔یا نیکی شروع کرتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ رمضان میں نمازیں شروع کرتے ہیں۔پھر چھوڑ دیتے ہیں۔

ایک گروہ کو تو اللہ کے دین کا کام کرنا پڑے گا۔ایک گروہ تو امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کرتا رہے گا۔حدیثِ رسولؐ کا خلاصہ ہے کہ ایک گروہ قیامت تک اللہ کے دین کے لئے کام کرتا رہے گا۔

ایک گروہ تو کہتا رہے گا کہ سود کل بھی حرام تھا آج بھی حرام ہے۔اللہ کے احکام قیامت تک کے لئے وہی رہینگے۔

یہ جنت کے درجات اصل میں دنیا کے اعمال کے درجات ہیں۔جیسے عمل ویسا درجہ۔نیکی شروع کریں تو اُس پر جم جائیں۔استقامت سے عمل کرتے رہیں۔

سورۃ فاتحہ میں ہم اللہ سے کہتے ہیں ہمیں صراطِ مستقیم دکھادے۔تو اللہ ہمیں Goal Setting کرنا سکھا رہے ہیں۔

لوگ اللہ پر جھوٹ کیسے گھڑتے ہیں؟ اگر آپ نیکی کا کام کرتے کرتے نیکی کا راستہ چھوڑنے لگیں تو اپنا محاسبہ ضرور کریں۔ پھر انسان اپنے آپ کو تسلی دیتا ہے۔ تاویلیں اور بہانے بنانے لگتا ہے۔

ہم لوگوں کے دباؤ میں آجاتے ہیں کہ صرف پلان بدلتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ کی دعا یاد کر لیں اور پڑھا کریں؛

اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو ، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ میں تیری ہی رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے لحظہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر، میری مکمل حالت درست فرمادے، تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔

اپنے نفس پر بھروسہ نہ کریں۔ اللہ پر توکل کریں، دعائیں مانگیں۔ انسان کسی وقت بھی شیطان کے بہکانے میں آسکتا ہے۔ ہاں کوشش کریں لیکن دعا اور بھروسہ اللہ پر۔ دعوے نہ کریں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ سورۃ آلِ عمران آیت 8

اے رب ہمارے! جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کا نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے (٨)

'۔۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔' یہ شعیبؑ کی وہ دعا تھی جس کے بعد عذاب آیا تھا۔ بعض اوقات انسان اپنے رشتوں سے بھی بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ کہ اگر یہ لوگ اللہ کی نافرمانی نہیں چھوڑتے تو میں ان سے دُور ہو جاؤں۔ میں ان سے فاصلہ کر لوں۔

یہ مت سوچیں کہ شعیبؑ بد دُعامانگ رہے ہیں۔اُن کے دِل میں بہت دَرد تھا۔لیکن اپنی قوم کے مشرکانہ رویے سے پریشان ہیں۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

اور ان کی قوم میں سے سردار لوگ جو کافر تھے، کہنے لگے (بھائیو) اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو بے شک تم خسارے میں پڑ گئے (۹۰)

یہ کونسا کفر ہے؟ عملی کفر کہ مسلمان تو ہیں لیکن آج کے دور میں دھوکے اور فراڈ، یا سود اور شراب کے بغیر گُزارہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ اگر اسلام پر عمل کرنے لگے تو بھوکے مر جاؤ گے۔ Bank Corrupt ہو جاؤ گے۔ آپ کو اور مجھے کئی ایسی کمپنیاں یاد ہونگی جو سودی کاروبار کرتی ہیں، شراب بھی بیچتی ہیں لیکن پر بھی کاروبار تباہ ہو جاتے ہیں۔ کتنے سودی ادارے ہیں جو دھوکے اور فراڈ بھی کرتے ہیں لیکن ختم ہو جاتے ہیں۔

دھوکے اور فراڈ والے لوگ چالیس سال سے زیادہ کاروبار میں نہیں رہ سکتے۔ آخر کار بند ہی ہو جاتا ہے۔

آج بھی لوگ ہمیں ڈراتے ہیں کہ سود پر گھر نہ لیا تو بیٹی کا رشتہ کیسے ہو گا؟ شراب کا کاروبار نہ کیا تو بیٹے کو لڑکی کون دے گا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو سیٹل کر لوں پھر شراب چھوڑ دوں گا۔ یا بیٹی کی

شادی کرلوں کیونکہ خوبصورت گھر کی وجہ سے رشتے آتے ہیں پھر سودی کاروبار چھوڑ دونگا۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ رشتے آپ کے مال اور گھر کی وجہ سے آتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے۔

اگر کوئی سوچتا ہے کہ میری بیٹی خوبصورت ہے اس لئے رشتے آتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے۔ یا میرے بیٹے کی بہترین ملازمت وجہ سے رشتے آتے ہیں۔ تو یہ بھی اندر کا شرک ہے۔

اب شہر کے سردار دوسروں کو بھٹکا رہے تھے۔ دھمکیاں دے رہے تھے۔ اُن کا کیا انجام ہوا؟

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾

تو ان کو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (٩١)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ (یہ لوگ) جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ایسے برباد ہوئے تھے کہ گویا وہ ان میں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے (غرض) جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے (٩٢)

دُنیا سے اُن کا نام و نشان ہی مٹ گیا۔ وہ دین والون کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ خود ہی خسارے والے ہو گئے۔

اگر ہمیں اپنا فائدہ یا کامیابی نظر نہیں بھی آ رہی تو کیا ہمارے اندر کا اطمینان ہمیں یہ نہیں بتا رہا کہ اللہ نے ہم پر رحم کیا اور ہمیں ہدایت کے راستے پر لے آیا۔ دین پر آنے والوں کو یہ طعنہ ضرور بھی ملتا ہے کہ باپ دادا کے طریقے چھوڑ دیئے۔ تم خاندان کے رسم و رواج چھوڑ رہے ہو۔ وغیرہ

ایک خاندان کی مثال؛ پوراخاندان کاروبار کر رہا تھا۔ پھر دین کی طرف آ گئے۔ لوگ باتیں کرتے تھے۔ کہ بھوکے مر جاؤ گے۔ حلال کمائی پر آ گئے اور بے حد کامیاب ہو گئے۔

لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ظاہری کامیابی کو دیکھتے ہیں۔ آپ اس بات پر غور کریں کہ جب آپ حرام چھوڑ کر حلال کی طرف آئینگے تو کیا اللہ آپ کا ساتھ نہیں دے گا؟ اللہ ہر گز آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ آپ دین پر مضبوطی سے جم جائیں۔

اللہ کی مانوں گی تو زیادہ ملے گا اور کم بھی ہوا تو سکون ملے گا۔ برکتوں والا ہو گا۔

ایمانداری سے ملا ہوا ہی کامیاب ہے۔ ایک دینی بھائی نے کہا کہ اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ ایمانداری میں بہت برکت ہے تو انسان ظاہری حالت پر نہ جائے۔

عمل کا نقطہ: اگر آپ کے شوہر نہیں بھی مانتے تو آپ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ حلال میں ہی کامیابی اور برکت ہے۔